كلمة الحرمين

حافظ عبدالحمید عامر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ الْمُصَوِّرُوْنَ

فٹ بالوں پر مقدس ترین ہستیوں کی خیالی تصویریں — اس شرمناک انتہائی مذموم حرکت کے مرتکبین کو عبرتناک سزا دی جائے!

روزنامہ "خبریں" نے اپنی چند ہی دن پیشتر کی ایک اشاعت میں یہ خبر شائع کی ہے کہ سیالکوٹ کی ایک فٹ بال بنانے والی فرم نے ایسے فٹ بال تیار کئے ہیں جن پر حضرت آدمؑ، حضرت حواؑ، حضرت نوحؑ، حضرت موسیٰؑ اور اللہ تعالیٰ کی خیالی تصویریں بنائی گئی ہیں، اور جس پر عوام الناس کی طرف سے شدید ترین ردِ عمل سامنے آیا ہے — اخبار نے خبر کے علاوہ یہ خیالی تصویریں بھی شائع کی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ذی رُوح کی تصویر بنانا ویسے ہی شرعاً حرام ہے، کجا یہ کہ مذکورہ مقدس ترین ہستیوں پر اس فن کو آزمایا جائے۔ اور وہ بھی ایسی چیز پر جس کا مصرف ہی یہ ہے کہ پاؤں سے اُسے ٹھوکریں ماری جائیں — اخبار مذکورہ نے بتلایا ہے کہ اس فرم کے ذمہ داران سے جب رابطہ کیا گیا تو انھوں نے بتلایا کہ یہ مال کچھ غیر ملکیوں کے آرڈر پر تیار کیا گیا ہے — ہماری نظر میں یہ عُذرِ گناہ، خود اس گناہ سے بھی بدتر ہے ورنہ فٹ بال بنانے والوں کو کیا فُٹ بال کا مصرف معلوم نہیں، یا وہ ان پاکیزہ ہستیوں سے ناآشنا ہیں جن کی خیالی تصویریں اِن فٹ بالوں پر بنائی گئی ہیں؟

اخبار نے اس حرکتِ ملعونہ کی وجہ ہوسِ زر بتلائی ہے — ہمیں اس سے انکار نہیں کہ ہوسِ زر انسان کو اندھا کر دیتی ہے، چنانچہ یہ وجہ بھی سمجھ میں آتی ہے، لیکن اس کی دوسری بڑی وجہ گناہ پر دلیری اور اُسے ہلکا سمجھنا بھی ہے — کون نہیں جانتا کہ بے حیائی سے لے کر بت پرستی تک کے قبیح جرائم کو یہ تصویریں ہی محیط رہی ہیں، جن کی پاداش میں گزشتہ اقوام وملل موت کی نیند سلا دی گئیں — اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

"أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ الْمُصَوِّرُوْنَ" (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

"اللہ ربّ العزت کے ہاں، سب لوگوں میں سے شدید ترین عذاب تصویریں بنانے والوں کو ہوگا۔"

بخاری و مسلم ہی کی ایک دوسری حدیث میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان فرماتے ہیں:

"سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُلُّ مُصَوِّرٍ فِی النَّارِ۔"

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ہر تصویر بنانے والا جہنّم میں ہوگا!"

اِس سلسلہ میں استثناء حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے بس یہ بیان فرمایا ہے کہ:

"فَاِنْ کُنْتَ لَابُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا رُوْحَ فِیْہِ۔" (ایضًا)

یعنی اگر ضروری تصویر بنانی ہو تو درخت یا ایسی چیز کی تصویر بنائی جا سکتی ہے جس میں رُوح نہ ہو۔

لیکن اب اِس کا کیا کیا جائے کہ اس شدید ترین وعید کے باوجود اب یہ امّت تصویر بنانے کو جائز قرار دے چکی ہے — اخبار مذکور ہی کو لیجئے، کیا اس میں ہوسِ زر ہی کی خاطر فلمی اشتہاروں میں بے حیا عورتوں کی تصویریں نہیں چھپتیں؟ — اور تو اور، عُلمائے دین (بالخصوص علمبرداران توحید و سُنّت) بھی اب سستی شہرت کی خاطر نہ صرف اپنی تصویریں بنوانے، چھپوانے سے نہیں ہچکچاتے، بلکہ "عکس اور تصویر میں فرق" کی فضول بحث چھیڑ کر اُسے سندِ جواز عطا فرمانے پر تُلے ہوئے ہیں — "مولوی اپنی واری ہل گئی پالیندے نیں" کی یہ کس قدر واضح مثال ہے!

ہم ان عُلمائے دین سے یہ گزارش کریں گے کہ وہ نصوصِ کتاب و سُنّت سے کھیلنا بند کریں — اُنکی اسی مداہنت کا یہ نتیجہ ہے کہ آج تصویریں بنانے والوں نے پیغمبروں کے علاوہ اللہ ربّ العزت کی بھی خیالی تصویریں، اور وہ بھی فُٹ پاتھوں پر بنانے سے گریز نہیں کیا — واقعات کی روشنی میں مذکورہ بالا فرامینِ رسول صلی اللہ علیہ وسلّم کی صداقت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے!

ہمارا مطالبہ ہے کہ ہر ذی رُوح کی تصویر بنانا، بنوانا مُلک میں قانونًا جُرم قرار دیا جائے اور مذکورہ شرمناک، انتہائی مذموم حرکت کے مرتکبین کو عبرتناک سزا دی جائے، تاکہ آئندہ کسی کو توہینِ باری تعالیٰ اور توہینِ انبیاءؑ و رُسُلؑ کی جُرأت نہ ہو — !

وما علینا الاّ البلاغ -!